8MHD9U

۵۔ دودھ کی اہمیت

حبیب تنویر

پہلی بات : اکثر گھروں میں آپ نے دیکھا ہوگا کہ کھانا کھاتے وقت چھوٹے بچے جان چراتے ہیں، نخرے دِکھاتے ہیں۔ مائیں انھیں کھلانے پلانے کی لاکھ کوشش کرتی ہیں مگر وہ نہیں مانتے۔ بچوں ہی کی طرح بڑوں کو بھی کھانے میں چند چیزیں ناپسند ہوتی ہیں۔ ان دنوں فاسٹ فوڈ کا چلن عام ہے۔ گھروں میں پکنے والے کھانے نوجوان پسند نہیں کرتے۔ دراصل غذاؤں میں ہمارے جسم کو توانائی مہیا کرنے اور نشوونما کرنے والے عناصر قدرت نے مہیا کر رکھے ہیں۔ ان سے دور رہنا گویا جسمانی کمزوری اور بیماریوں کو دعوت دینا ہے۔ ذیل کے ڈرامے میں دودھ کی اہمیت کو تمثیلی انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

جان پہچان : مشہور ڈراما نگار حبیب تنویر یکم ستمبر ۱۹۲۳ء کو رائے پور (چھتیس گڑھ) میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے اُردو اور ہندی کے کئی مشہور ڈرامے لکھے جن میں 'آگرہ بازار، چرنداس چور' بہت مشہور ہوئے۔ اسٹیج اور ڈراما نگاری کو انھوں نے اپنی زندگی کا حصہ بنایا تھا، اسی شعبے میں انھوں نے قابلِ قدر خدمات انجام دیں۔ انھیں سنگیت ناٹک اکیڈمی ایوارڈ، پدم شری، کالی داس سمّان اور پدم بھوشن جیسے قابلِ فخر انعامات واعزازات سے نوازا گیا تھا۔ ۸؍ جون ۲۰۰۹ء کو بھوپال میں ان کا انتقال ہوا۔

کردار

۱۔	بِٹّو	- ایک بچی	۲۔	شیرین	- شکر
۳۔	بی پروٹین	- پروٹین	۴۔	مکھو بیگم	- چربی
۵۔	جلّو آپا	- پانی	۶۔	چنداورلڑکیاں	

(ننھا سا پلنگ، صاف شفاف بستر، چادر، غلاف، پردے، ہر چیز دودھ کی طرح سفید، دھیمی دھیمی دودھیا رنگ کی روشنی ہوتی ہے)

(پلنگ پر بٹو سو رہی ہے۔ پاس ہی میز پر کھلا ہوا دودھ کا گلاس رکھا ہے۔ شیرین چپکے سے کمرے میں داخل ہوتی ہے اور بٹو کے پلنگ پر جھک کر آہستہ سے اُسے جگاتی ہے)

بٹو : (آنکھیں کھول کر) کون ہے؟

شیرین : میں ہوں، شیرین۔

بٹو : کون شیرین؟ میں آپ کو نہیں پہچانتی؟

شیرین : مگر میں تو تمھیں اچھی طرح پہچانتی ہوں اور جلّو آپا بھی تمھیں اچھی طرح جانتی ہیں اور میری چھوٹی بہنیں بھی۔

بٹو : میں تو ان میں سے کسی کو بھی نہیں جانتی۔

شیرین : کہیں گئی ہیں۔ آتی ہی ہوں گی، مل لینا۔

بٹو : وہ بھی آپ کی طرح پیارے پیارے سفید ریشم کے کپڑے پہنتی ہیں، جالی دار

شیرین : جلوآ پا تو آبِ رواں پہنتی ہیں، مکھو کو سفید اطلس پسند ہے۔

بٹو : میں تو کہوں گی امّی سے، میرے لیے ایسے ہی سفید سفید ریشمی کپڑے سلوا دیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ دودھ میں نہا کر نکلی ہیں۔

شیرین : میں دودھ سے نکلتی ہی نہیں، بس دودھ میں تیرتی رہتی ہوں۔

بٹو : آپ کی باتوں میں کتنی مٹھاس ہے... جیسے شربت کے گھونٹ!

شیرین : شربت تمھیں پسند ہے؟

بٹو : ہوں۔

شیرین : اور دودھ کیوں پسند نہیں؟

بٹو : آپ کو کیسے معلوم کہ مجھے دودھ پسند نہیں؟

شیرین : مجھے تمھارے بارے میں سب کچھ معلوم ہے۔ اچھا ایک کہانی سنوگی؟

بٹو : (یکایک باچھیں کھل جاتی ہیں) کہانی؟

شیرین : ایک مرتبہ میں چین گئی تھی۔ اپنی بہنوں کے ساتھ۔ منگولیا کے صحرا میں سے جب ہمارا گزر ہوا ٹٹوؤں کے اوپر، کیا دیکھتی ہوں لوگوں نے دودھ کا سفوف بنا کر اس کی ایک بڑی سی اینٹ بنا لی ہے۔ پھر میں نے کیا دیکھا کہ ایک آدمی نے اس اینٹ میں سے ایک چھوٹا سا ٹکڑا توڑ کر پانی میں ڈال دیا اور پانی کی بوتل کو ٹٹو کی زین سے باندھ دیا۔

بٹو : بوتل کو زین سے کیوں باندھ دیا؟

شیرین : ٹٹو کی چال تو بڑی بے ڈھنگی ہوتی ہے۔ بس اس کی وجہ سے پانی ہلتا اور اس طرح دودھ کا ٹکڑا پانی میں گھل جاتا۔

بٹو : مجھے تو دودھ بالکل پسند نہیں۔

شیرین : اچھا ٹھہرو (باہر سے کچھ مٹھائیاں لے کر آتی ہے) لو کھا لو۔ کھا کر تو دیکھو۔ بڑی اچھی مٹھائی ہے (اپنے ہاتھ سے بٹو کو مٹھائی کھلاتی ہے)

بٹو : بہت اچھی، بہت ہی اچھی!

شیرین : اچھی کیسے نہ ہوگی۔ دودھ کی بنی ہوئی ہیں۔

بٹو : ہائے اللہ! یہ دودھ کی بنی ہوئی ہے؟

شیرین : بس تو پھر کھاؤ (چمکار کر) اچھی بٹو (اسے اپنے ہاتھ سے مٹھائی کھلاتی ہے)

(مکھو بیگم اور بی پروٹین سفید سفید خوب صورت لباس پہنے کھلکھلاتی ہوئی داخل ہوتی ہیں)

بی پروٹین : (پہلی بار بٹو پر نظر پڑتی ہے) ارے کون؟ بٹو!

شیرین : ہاں آج بٹو بیگم ہمارے گھر تشریف لائی ہیں۔

بٹو : آپ لوگ شیرین باجی کی بہنیں ہیں نا؟

بی پروٹین : ہاں بہنیں ہی ہیں۔

بٹو : آپ کا نام کیا ہے؟

مکھو بیگم : پروٹین! ہرگز نہ بتانا۔

شیرین : مکھو! بٹو ہماری مہمان ہے۔مہمان سے ایسی باتیں نہیں کرتے۔

مکھو بیگم : شیرین باجی، ہم بٹو سے ناراض ہیں۔

بٹو : میں جانتی ہوں۔ میں دودھ نہیں پیتی ہوں اسی لیے نا۔

بی پروٹین : میرا نام پروٹین ہے۔ میں دودھ میں رہتی ہوں۔

شیرین : میں خون پیدا کرتی ہوں۔مکھو بیگم چہرے پر چکنائی لاتی ہیں۔

بی پروٹین : میں ہاتھ پاؤں میں طاقت اور گولائی پیدا کرتی ہوں۔

بٹو : اچھا؟

شیرین : اسی لیے میں میٹھی میٹھی باتیں کرتی ہوں۔

مکھو بیگم : اور میں چکنی چپڑی باتیں کرتی ہوں۔

شیرین : بی پروٹین کی باتوں میں وزن ہے۔اور جلّو آپا کی باتوں میں غضب کی روانی ہے۔

بٹو : آپ سب دودھ میں رہتی ہیں؟

شیرین : ہم سب دودھ میں رہتے ہیں۔

(بی جلو گھبرائی ہوئی داخل ہوتی ہیں)

جلو آپا : غضب ہو گیا۔

شیرین : کیا ہوا جلّو آپا؟

جلو آپا : بڑے زور کا طوفان آنے والا ہے۔

شیرین : یا اللہ! رحم کر۔

جلو آپا : شیرین! مکھو! پروٹین! آؤ یہاں تھوڑی دیر بیٹھ جائیں۔ (سب پلنگ پر بیٹھ جاتے ہیں) اور اب کی جھگڑا کروگی تو

مار کھاؤ گی۔

مکھو بیگم : (جھلا کر) ذرا ہٹ کر بیٹھو بی پروٹین! (پروٹین رونے لگتی ہے)

جلو آپا : تم لوگ پھر لڑنے لگے؟

بی پروٹین : مکھو بیگم ہمیشہ مجھ سے تنک کر باتیں کرتی ہیں۔

جلو آپا : گھر سر پر نہ اُٹھاؤ۔ خاموش رہو۔ اور لڑکیاں کدھر ہیں؟

شیرین : نہ جانے کہاں مر گئیں! (چار پانچ چھوٹی چھوٹی لڑکیاں دوڑتی ہوئی اندر آتی ہیں۔ ان کے لباس بھی سفید ہیں مگر دوسروں کے مقابلے میں معمولی)

سب ایک ساتھ: باجی مبارک ہو، باجی مبارک ہو۔

ایک لڑکی : بادل چھٹ گئے، طوفان رُک گیا، ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔

جلو آپا : خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔

بٹو : (جو اَب تک سہمی ہوئی کھڑی تھی اور ہر ایک کی صورت تک رہی تھی) آپ لوگ طوفان سے اتنا ڈرتی کیوں ہیں؟

شیرین : بات یہ ہے کہ طوفان اُٹھنے سے پہلے بہت گرمی پڑتی ہے اور اس سے ہم لوگوں میں آپس میں پھوٹ پڑ جاتی ہے۔

بٹو : ہائے اللہ! تو کیا آپ لوگ بھی پھٹنے والے تھے؟

شیرین : اور کیا۔

بٹو : جب دودھ پھٹنے لگتا ہے تو اس کے اندر بہت لڑائی ہوتی ہے ...اور سردی میں؟

شیرین : سردی میں بڑا مزہ آتا ہے۔

مکھو بیگم : سردیوں میں ہم بھی ملائی کا ایک موٹا سا لحاف اوڑھ کر سو جاتے ہیں۔

بٹو : (لڑکیوں کی طرف اشارہ کرکے) یہ لوگ کون ہیں؟

شیرین : یہ تو کیلشیم بانو ہیں۔ ان سے ہڈیاں اور دانت مضبوط ہوتے ہیں۔ باقی مختلف قسم کے نمک ہیں۔ یہ بھی دودھ کے اندر پائے جاتے ہیں اور مفید ہوتے ہیں۔

بی پروٹین : (باہر اشارہ کرکے) وہ دیکھیے! میں مر جاؤں گی۔

بٹو : پھر طوفان آنے والا ہے کیا؟

شیرین : (باہر دیکھ کر) نہیں طوفان نہیں ہے۔ (بٹو سے) بٹو، تمھاری امّی نے جو میز پر دودھ کا گلاس تمھارے لیے رکھا تھا وہ کھلا چھوڑ دیا ہے۔ اب سورج نکل رہا ہے اور اس کی کرنیں سیدھی ہم لوگوں پر پڑ رہی ہیں۔ دھوپ سے بھی پروٹین کی طبیعت فوراً خراب ہو جاتی ہے۔ تم جاتے ہی گلاس کو ڈھانپ دینا، اچھا؟

بٹو : آپ لوگ میرے گلاس میں ہیں کیا؟

شیرین : اور کیا؟

بٹو : ہائے اللہ اور میں؟

شیرین : تم بھی دودھ کے گلاس میں ہو۔

بٹو : مگر دیکھو تو، میں بالکل نہیں بھیگی!

شیرین : بھیگو گی کیسے؟ تم سچ مچ دودھ کے گلاس میں تھوڑی ہو، تم تو خواب دیکھ رہی ہو۔

(جہاں تھے سب وہیں بے حس و حرکت کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آہستہ آہستہ روشنی دھیمی ہوتی ہے اور تھوڑی دیر میں بالکل اندھیرا ہو جاتا ہے۔ گھڑی بھر کے بعد پھر آہستہ آہستہ روشنی ہوتی ہے۔ دودھ کا گلاس پلنگ کے پاس میز پر کھلا رکھا ہے۔ پلنگ پر بٹو سو رہی ہے۔ کمرے میں اب اور کوئی نظر نہیں آتا۔ یکایک بٹو کی آنکھ کھلتی ہے۔ نظر دودھ کے گلاس پر پڑتی ہے۔ وہ پہلے تو فوراً گلاس کو ڈھانپ دیتی ہے۔ پھر کچھ سوچ کر کھولتی ہے اور گلاس میں جھانک کر غور سے دیکھتی ہے۔ پھر اس کے اندر منہ ڈال کر چپکے سے کہتی ہے)

بٹو : شیرین باجی، جلّو آپا، مکھو بیگم، پی پروٹین! بولتی کیوں نہیں (جب کوئی جواب نہیں ملتا تو گلاس اُٹھا کر دودھ پی جاتی ہے اور پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کچھ سوچتی ہے اور مسکراتی ہے)

معانی و اشارات

اطلس	ایک قسم کے قیمتی کپڑے کا نام	Satin	
صحرا	چٹیل میدان، ریگستان	Desert	
باچھیں کھل جانا	بہت خوش ہونا	Brim with happiness	
چمکارنا	پیار کرنا، دلاسا دینا، تھپکنا	Cuddle	
پھوٹ پڑنا	دشمنی ہونا، نااتفاقی ہونا	Dispute	
بے حس و حرکت	کسی بات کا احساس نہ ہونا	Numb	
سفوف	پاؤڈر	Powder	
زہر لگنا	برا لگنا	Dislike, disapprove	
روانی	بہاؤ	Flow	
گھر سر پر اُٹھانا	بہت شور مچانا	Scream	
شفقت	محبت	Warmth, affection	

مشقی سرگرمیاں

✧ جان پہچان کی مدد سے ذیل کا ویب خاکہ مکمل کیجیے۔

۱۔

حبیب تنویر

تاریخ پیدائش	مقامِ پیدائش	تاریخ وفات	مقامِ وفات
↓	↓	↓	↓

۲۔

	حبیب تنویر کو ملے اعزازات و انعامات	

✦ ڈراما کے کردار کے لباس خالی چوکون میں لکھیے۔

کردار	لباس
شیریں	
جلّو آپا	
مکھّو بیگم	
بی پروٹین	

✦ سبق کی مدد سے ویب خاکہ مکمل کیجیے۔

کردار	نام	کیا کرتے ہیں؟
شیریں		
جلّو آپا		
بی پروٹین		
مکّھو بیگم		
کیلشیم بانو		

✦ مناسب جوڑیاں لگائیے۔

الف	ب
شیریں	باتوں میں غضب کی روانی ہے
مکھو بیگم	باتوں میں وزن ہوتا ہے
جلّو آپا	میٹھی میٹھی باتیں کرتی ہیں
بی پروٹین	چکنی چپڑی باتیں کرتی ہیں

✦ ڈراما 'دودھ کی اہمیت' سے کوئی چار کرداروں کے نام لکھیے۔

✦ دودھ کے پھٹنے کی وجوہات بیان کیجیے۔

✦ گائے کے دودھ میں پائے جانے والے اجزا کے نام تحریر کیجیے۔

✦ اس ڈرامے میں شیریں نے جس ملک کا ذکر کیا ہے اس ملک کا نام لکھیے۔

✦ شیریں نے منگولیا کے صحرا میں جو منظر دیکھا اسے اپنے لفظوں میں بیان کیجیے۔

✦ پانی کی بوتل کو ٹٹو کی زین سے باندھنے کی وجہ تحریر کیجیے۔

✦ شیریں باجی کی بہنوں کے نام لکھیے۔

✦ ڈرامے میں پروٹین کے جو فائدے بیان کیے گئے ہیں انھیں تحریر کیجیے۔

✦ اس ڈرامے میں شیریں اور اس کے ساتھیوں میں پھوٹ پڑ جانے کی جو وجہ بیان کی گئی ہے اسے لکھیے۔

✦ کیلشیم کے فائدے تحریر کیجیے۔

✦ بٹو نے خواب سے بیدار ہونے کے بعد جو منظر دیکھا اسے اپنے لفظوں میں بیان کیجیے۔

✦ ڈرامے میں 'ہنسنا، کھلکھلانا یا بہت زیادہ خوش ہونا' کے معنی میں جو محاورہ استعمال ہوا ہے اسے تلاش کر کے لکھیے۔

✦ درج ذیل محاوروں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

(۱) باچھیں کھلنا　　(۲) میٹھی میٹھی باتیں کرنا

(۳) چکنی چپڑی باتیں کرنا　　(۴) گھر سر پر اُٹھانا

✦ 'مجھے دودھ پسند / ناپسند ہے' پر اپنے گروپ میں رائے پیش کیجیے اور اس مباحثے کو تحریر کیجیے۔

اضافی معلومات

ابتدائی طبّی امداد

فیکٹریوں اور کارخانوں میں کام کرنے والوں کو کسی بھی وقت چوٹ آ سکتی ہے۔ کسی مشین میں جسم کا کوئی حصہ آ کر زخمی ہو سکتا ہے۔ کسی عام آدمی کی سڑک پر چلتے ہوئے کسی موٹر گاڑی سے ٹکر ہو سکتی ہے۔ اسکول میں کھیلتے ہوئے کوئی کھلاڑی گر سکتا ہے یا جسم پر گیند لگ سکتی ہے۔ گھر میں پاؤں پھسل سکتا ہے۔ باورچی خانے میں کام کرتے ہوئے ذرا سی بے احتیاطی سے کپڑوں میں آگ لگ سکتی ہے۔ ایسے حالات میں ابتدائی طبّی امداد بہت مددگار ثابت ہوتی ہے۔ ابتدائی طبّی امداد کو انگریزی میں First Aid کہتے ہیں اور وہ ڈبّا یا تھیلا جس میں ابتدائی طبّی امداد کا سامان رکھا جاتا ہے اسے 'فرسٹ ایڈ باکس' کہتے ہیں۔ اس باکس میں کیا سامان ہوتا ہے اور اسے کیسے استعمال کرتے ہیں، اس کے لیے ابتدائی طبّی امداد کی باقاعدہ تربیت حاصل کرنا پڑتی ہے۔